نبی کریم ﷺ کا سفرِ اِسراء ومعراج

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْأَعْلَى، عَرَجَ بِنَبِيِّهِ إِلَى السَّمَوَاتِ الْعُلَى، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ جَلَّ فِي عُلَاهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ الَّذِي اصْطَفَاهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنِ اهْتَدَى بِهُدَاهُ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ **عِبَادَ اللَّهِ** وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ؛ فَإِنَّهَا لِلْهُدَى مِشْكَاةٌ، وَلِلْأَرْوَاحِ مِرْقَاةٌ، وَلِلْفَضَائِلِ مَدْعَاةٌ، وَلِلنُّفُوسِ مَنْجَاةٌ، وَهِيَ خَيْرُ مَا طَلَبَهُ الْمَرْءُ وَرَجَاهُ، **(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ)**[1]

نبی رحمۃٌ للعٰلمین ﷺ سے محبت رکھنے والو! بلا شبہ اِسراء اور معراج اسلامی تاریخ کا ایک عظیم الشان واقعہ ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ منصبِ نبوت پر فائز ہونے کے بعد ایک رات نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے سامنے تاریکی کے درمیان سے اچانک ایک نور پھوٹا وہ حقیقت میں وَحی کے اَمین فرشتہ جلیل حضرت جبریل علیہ السلام تھے جو اس لئے حاضر ہوئے تھے تاکہ نبی کریم ﷺ کے ہم سفر بنیں **(مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى)**[2] (اور آنحضرت ﷺ کو راتوں رات) مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک (اپنے ساتھ لے جائیں) پھر مسجد اقصیٰ سے

بلندوبالا آسمانوں کی سیر کرائیں اور وہاں آپ ﷺ کو اپنے رب کریم مولائے عظیم سے ملاقات کا اعزاز حاصل ہو یقیناًا ِسْرَاء اور ِمعْرَاج آپ ﷺ کا ایسا عظیم الشان معجزہ ہے جس کا سمجھنا انسان کے بس میں نہیں اور اس کی حقیقت تک پہنچنے سے عقلِ انسانی عاجز ہے لیکن اہلِ ایمان معراج کی تدبیر کرنے والے اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی قدرت پر ایمان رکھتے ہیں اور صاحبِ معراج ﷺ کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں باری تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ کا فرمان ہے (مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَى* وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى* إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى)(٣). تمھارے یہ ساتھی نہ تو بھٹکے اور نہ غلط راستہ پر ہوئے اور وہ اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتے یہ تو خالص وَحْی ہے جو ان کی طرف بھیجی جاتی ہے، ِمعْرَاج کا یہی وہ معجزہ ہے جس میں تمام ملائکہ اور انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام نے رسولِ اکرم ﷺ کو خوش آمدید کہا تھا اور ان الفاظ میں استقبال کیا تھا: «مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ»(٤). مَرحَبا، آنحضرت کا آنا مبارک ہو، میرے دوستو! رسول اکرم ﷺ نے اس سفر میں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ملاقات کی چنانچہ پہلے آسمان پر ابوالبشر سیدنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے آنحضرت ﷺ کا سامنا ہوا تو آپ ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو سلام پیش کیا تو حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے اس طرح آپ ﷺ کے سلام کا جواب دیا: «مَرْحَبًا وَأَهْلًا بِابْنِي، نِعْمَ الِابْنُ أَنْتَ»(٥). اپنے بیٹے کو مَرحبا کہتا ہوں اور استقبال کرتا ہوں آپ میرے بہت اچھے بیٹے ہیں اس کے بعد حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام آنحضرت ﷺ کو ساتھ لیکر آگے بڑھتے رہے اور ایک آسمان

کے بعد دوسرے آسمان پر چڑھتے رہے اس دوران آپ ﷺ نے حضرت یوسف حضرت عیسی حضرت یحیی حضرت ادریس حضرت ہارون اور حضرت موسی علیہم الصلوۃ والسلام سے ملاقات کی سب نے اس طرح آپ ﷺ کا استقبال کیا: «مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، وَالْأَخِ الصَّالِحِ»[٦]. نیک نبی اور نیک بھائی کا آنا مبارک ہوپھر آپ ﷺ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی وہ ساتویں آسمان میں تشریف فرما تھے سیدنا ابراہیم علیہ السلام شکل وصورت میں ہمارے نبی جمیل ﷺ سے بہت زیادہ مشابہ تھے اس وقت اُن کی یہ کیفیت تھی، «مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ» وہ بیت معمور کی طرف پشت کرکے ٹیک لگائے بیٹھے تھے واضح ہوکہ البیت المعمور آسمان والوں کا قبلہ ہے بہر حال نبی کریم ﷺ نے فوراحضرت ابراہیم علیہ السلام کو سلام پیش کیا تو انہوں نے آپ کے سلام واحترام کا جواب دیا پھر آپ سے فرمایا: «يَا مُحَمَّدُ، أَقْرِئْ أُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ، عَذْبَةُ الْمَاءِ، وَأَنَّهَا قِيعَانٌ، وَأَنَّ غِرَاسَهَا: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ»[٧]. اے محمد! میری طرف سے اپنی امت کو سلام کہیے گا اور ان کو بتائیے گا کہ جنت کی مٹی بہت ہی پاکیزہ اور زرخیز ہے اس کا پانی بہت ہی میٹھا ہے اور جنت کی زمین بالکل ہموار ہے اور اس کے پودے یہ کلمات ہیں: «سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ» اس کے بعد ہمارے نبی علیہ الصلاۃ والسلام بلندی کی طرف بڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ

اس مقام تک پہنچ گئے جہاں پر آپ ﷺ سے پہلے یا آپ ﷺ کے بعد کسی کا قدم نہیں پڑا ہے[٨]. یعنی آپ ﷺ سِدْرَۃُ المنتہٰی کے پاس پہونچ گئے[٩]، یہ ایک عظیم الشان درخت ہے (عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوَى)[١٠]، اس کے قریب جَنَّت الماویٰ ہے اس مقام پر تمام مخلوق کی رسائی ختم ہوجاتی ہے[١١] اور اس سے آگے بڑھنا کسی کیلیئے ممکن نہیں ہے نیز اس جگہ کی صفت اور اس کی کیفیت کو بیان کرنا کسی کیلیئے ممکن نہیں ہے[١٢] اے ہمارے آقا! یا رسول اللہ! ﷺ بلا شبہ آپ سید الاولین والآخِرین ہیں آپ کا مقام ومرتبہ بہت زیادہ بلند ہے

لَقَدْ بَلَغْتَ مَكَانًا لَا يُطَارُ لَهُ **
عَلَى جَنَاحٍ وَلَا يُسْعَى عَلَى قَدَمِ[١٣]

آپ ایسے عظیم مقام پر فائز ہوئے اور ایسی بلندی تک پہنچے جہاں تک نہ تو بازوؤں سے اڑ کر پہونچا جاسکتا ہے اور نہ ہی قدموں سے چل کر جایا جاسکتا ہے

جی ہاں میرے دوستو! نبی کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم ﷺ انتہائی بلند مقام تک تشریف لے گئے یہاں تک کہ آپ کو اللہ ربّ الْعِزّت کا قرب حاصل ہوگیا[١٤]، جیسا کہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے: (فَتَدَلَّى * فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى * فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى)[١٥]، پھر وہ قریب آئے اور جھک پڑے یہاں تک کہ دو کمانوں کے برابر فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی کم، پھر اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی طرف جو وَحُی فرمانی تھی وہ فرمائی میرے ایمانی بھائیو! کیا آپ کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی طرف کیا وَحُی

فرمائی؟ تو معلوم ہونا چاہیے کہ اس عظیم مقام پر باری تعالٰی نے ایک عظیم الشان عبادت کو فرض فرمایا اور اسلام کے ایک بنیادی رکن یعنی نماز کا حکم دیا بلا شبہ نماز ایک عظیم الشان عبادت ہے جو بندے اور اس کے مولائے کریم کے درمیان تعلق کا ذریعہ ہے ابتداء میں اللہ جَلَّ جَلالُہ نے دن و رات میں پچاس نمازیں فرض کی تھیں چنانچہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: «فَرَجَعْتُ حَتَّى أَمُرَّ بِمُوسَى، فَقَالَ مُوسَى: مَا الَّذِي فَرَضَ رَبُّكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِينَ صَلَاةً. قَالَ: فَرَاجِعْ رَبَّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ»(١٦). میں بارگاہ الٰہی سے واپس ہوا یہاں تک کہ میں حضرت موسٰی کے پاس سے گذرا تو انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ آپ کے رب نے آپ کی امت پر کون سی عبادت فرض فرمائی ہے تو میں نے بتایا کہ اللہ رب العزت نے ان پر پچاس نمازیں فرض کی ہیں تو حضرت موسی نے فرمایا اپنے رب کی طرف واپس جائیے کیونکہ آپ کی امت ہر روز پچاس نماز کی طاقت نہیں رکھتی چنانچہ آنحضرت ﷺ نے متعدّد بار اپنے رب کی طرف رجوع کیا اور ہم پر رحمت و شفقت کیلئے اللہ جَلَّ جَلالُہ سے نماز کی تعداد میں کمی کی درخواست کی: «يَا رَبِّ إِنَّ أُمَّتِي ضُعَفَاءُ، أَجْسَادُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ، وَأَسْمَاعُهُمْ وَأَبْدَانُهُمْ، فَخَفِّفْ عَنَّا»(١٧). اے میرے رب! میری امت کے جسم اور انکے دل بہت کم زور ہیں نیز انکی سماعتیں اور انکے بدن ضعیف ہیں پس ہم پر آسانی فرما دیجئے تو رب ذوالجلال والاکرام نے فرمایا: «هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ

خَمْسُونَ، لاَ يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ»[١٨]. یہ (ادائیگی میں) پانچ نمازیں ہیں جبکہ (ثواب میں) پچاس ہیں، میرا فیصلہ تبدیل نہیں کیا جاتا «إِنِّي قَدْ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي، وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي، وَأَجْزِي الْحَسَنَةَ عَشْرًا»[١٩]. درحقیقت میں نے اپنا فریضہ اور فیصلہ نافذ کریا ہے اور اپنے بندوں پر آسانی کردی ہے اور میں ایک نیکی کا ثواب دس گنا دوں گا، تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے سات آسمانوں کے اوپر سے ہم پر نماز فرض فرمائی اور اسے ہمارے درجات کی بلندی کا زینہ بنایا نماز کو ہماری انکھوں کی ٹھنڈک ہمارے دلوں کی راحت اور ہمارے قلوب کی پاکیزگی کا ذریعہ بنایا اور اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنے احکام میں ہم پر آسانی فرمائی چنانچہ ہمیں اُنہیں احکام کا پابند فرمایا جن کی ہم طاقت رکھتے ہیں

أَقُولُ مَا سَمِعْتُمْ، وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا كَمَا أَمَرَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْبَشَرِ، مَا اتَّصَلَتْ عَيْنٌ بِنَظَرٍ، أَوْ سَمِعَتْ أُذُنٌ بِخَبَرٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ الْغُرَرِ.

اِسْرَاء اور مِعْرَاج پر ایمان رکھنے والو! رسول اکرم ﷺ نے مِعْرَاج کے سفر میں قدرت الٰہی کی عظیم الشان نشانیاں دیکھیں جیسا کہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے (مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى)[20] اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے) انہوں نے بہت کچھ دیکھا) چنانچہ آنحضرت ﷺ نے جنت اور اس کی نعمتوں کا مشاہدہ فرمایا اس سلسلے میں آپ ﷺ کا فرمان ہے: «أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا فِيهَا حَبَايِلُ اللُّؤْلُؤِ - وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ»[21]. میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں لُؤلُؤ کے ہار تھے اور جنت کی مٹی خالص مشک تھی پھر آپ ﷺ کا گذر ایک بہت ہی حسین نہر پر ہوا جسکی خوبصورتی آپ ﷺ نے اس طرح بیان فرمائی ہے «حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ»[22] «عَلَيْهِ قَصْرٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ»[23] «طِينُهُ الْمِسْكُ»[24] «فَقَالَ: مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي خَبَأَ لَكَ رَبُّكَ»[25]. اسکے دونوں کناروں پر خول دار موتیوں کے گنبد تھے اس پر لُؤلُؤ اور زَبَرجَد کا محل تھا اس کی مٹی مشک تھی آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ کوثر ہے جو آپ کے

رب نے آپ کو عطا فرمایا ہے، تو اللہ کے نیک بندو! جنت کے طلبگار بنو اور نیک اعمال کے ذریعے اسے حاصل کرنے کی کوشش کرو کسی نے کیا خوب کہا ہے

اعْمَلْ لِدَارِ غَدٍ رِضْوَانُ خَازِنُهَا *** وَالْجَارُ أَحْمَدُ وَالرَّحْمَنُ بَانِيهَا
قُصُورُهَا ذَهَبٌ وَالْمِسْكُ طِينَتُهَا *** وَالزَّعْفَرَانُ نَبَاتٌ مُزْهِرٌ فِيهَا[٢٦]

کل آئندہ کے گھر یعنی جنت کیلئے نیک اعمال کرو، رضوان جس کے محافظ ہیں اور احمد مصطفی ﷺ اس میں جنتیوں کے پڑوسی ہوں گے رب رحمان نے اس گھر کو بنایا ہے اس کے محلات سونے کے ہیں اور اس کا گارا مشک کا ہے اور اس میں زعفران کے پودے ہیں جو پھولوں سے لدے ہوئے ہیں، آپ ﷺ نے اس رات جہنم کا بھی مشاہدہ کیا اور اس میں کچھ ایسے ہولناک مناظر دیکھے جن کو سن کر لوگوں کے دل ڈر جاتے ہیں چنانچہ آپ ﷺ نے جہنم میں کچھ لوگوں کو دیکھا جن کی یہ کیفیت تھی «يَخْمُشُونَ وُجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ، فَقَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ، وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ»[٢٧]. وہ اپنے چہروں اور اپنے سینوں کو (اپنے تانبے کے ناخون) سے زخمی کررہے تھے اور اسے نوچ رہے تھے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں تو انہوں نے جواب دیا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے یعنی ان کی غیبت کرتے تھے اور ان کی عزتوں کو پامال کرتے تھے تو میرے دوستو! سفرِ معراج میں غور وخوض کرو اور اس میں جو عظیم الشان عبرت اور نصیحت ہے

اس کے بارے میں سوچو بلاشبہ معراج کا سفر نبی رحمت ﷺ کے لیے بہت بڑا اعزاز ہے اس سفر میں آنحضرت ﷺ کو تین عظیم الشان نعمتیں عطا کی گئیں: «الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَخَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، وَغُفِرَ لِمَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئًا»(۲۸). پانچوں نمازیں اور سورۂ بقرہ کی اخری دو آیتیں عطا ہوئیں اسی طرح آپ ﷺ کے ہر اس امتی کو مغفرت کی بشارت دیدی گئی جس نے اللہ کے ساتھ کچھ بھی شرک نہ کیا ہو معراج کا سفر آسانی اور سہولت پیدا کرنے کا سفر ہے انبیائے کرام کے درمیان اخوت و محبت کا سفر ہے سلام و سلامتی کا سفر ہے سوال و جواب اور گفت شنید کا سفر ہے الغرض یہ سفر سراپا معجزہ ہے اور یہ بے شمار عبرت و نصیحت پر مشتمل ہے اللہ رب العزت کا ارشاد ہے،﴿لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِأُولِي الْأَلْبَابِ مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَى وَلَكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ﴾(۲۹). یقیناً ان کے واقعات میں عقل والوں کے لیے بڑی عبرت ہے یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جو جھوٹ موٹ گھڑلی گئی ہو بلکہ اس سے پہلے جو کتابیں آچکی ہیں ان کی تصدیق ہے اور ہر بات کی وضاحت ہے اور جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کے لیے ہدایت اور رحمت کا سامان ہے** هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ الرَّحْمَةِ لِلْكَائِنَاتِ، وَالْمُؤَيَّدِ بِالْمُعْجِزَاتِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ ذَوِي الْقُلُوبِ النَّيِّرَاتِ. اللَّهُمَّ إِنَّا آمَنَّا بِكَ، وَصَدَّقْنَا بِنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ، فَنَسْأَلُكَ يَا رَبَّنَا بِجَلَالِ وَجْهِكَ، وَعَظِيمِ سُلْطَانِكَ؛ أَنْ تَحْشُرَنَا فِي زُمْرَتِهِ، وَتُدْخِلَنَا الْجَنَّةَ

بِرُفْقَتِهِ، وَتُورِدَنَا حَوْضَهُ، وَتَسْقِيَنَا مِنْ يَدِهِ الشَّرِيفَةِ شَرْبَةً لَا نَظْمَأُ بَعْدَهَا أَبَدًا.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْأَمَانَ وَالِاسْتِقْرَارَ، والرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ، وَاصْرِفْ عَنْهَا شَرَّ الْأَشْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا قَهَّارُ، وعُمَّ اللَّهُمَّ الْعَالَمَ بِالرَّحْمَةِ وَالسَّلَامِ، وَالْمَحَبَّةِ وَالِاطْمِئْنَانِ.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ مُحَمَّد بْن زَايِد، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِد، وَالشَّيخ راشد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَالشَّيخ مَكْتُوم، وَالشَّيخ خَلِيفَة بْن زَايِد، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ. يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.﴿**وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ**﴾[١]. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(١) الحديد: ٢٨.

(٢) الإسراء.
(٣) النجم: ٢-٤.
(٤) متفق عليه.
(٥) البخاري: ٧٠٧٩
(٦) متفق عليه
(٧) الترمذي: ٣٤٦٢
(٨) الخصائص الكبرى للسيوطي: ٢/٣٣٠.
(٩) النجم: ١٤
(١٠) النجم: ١٥
(١١) جامع الأصول: ٢/٣٦٨،
(١٢) أحمد: ١٢٥٠٥
(١٣) البيت للشاعر أحمد شوقي
(١٤) البخاري: ٧٠٧٩
(١٥) النجم: ٨-١٠
(١٦) متفق عليه
(١٧) البخاري: ٧٠٧٩
(١٨) متفق عليه
(١٩) البخاري: ٣٠٣٥
(٢٠) النجم: ١٨
(٢١) متفق عليه.
(٢٢) البخاري: ٦٥٨١.
(٢٣) البخاري: ٧٥١٧.
(٢٤) أحمد: ١٣٤٢٥.
(٢٥) البخاري: ٧٥١٧.
(٢٦) بستان الواعظين ورياض السامعين: ص: ١٨٠. بتصرف يسير
(٢٧) أبو داود: ٤٨٧٨.
(٢٨) مسلم: ١٧٣.
(٢٩) يوسف: ١١١.
(٣٠) العنكبوت: ٤٥.